احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 7 جون 2002ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 7 جون 2002ء 25 ربیع الاول 1423 ہجری - 7 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 126

شاید اگلے سال نہ ملوں

آنحضرت ﷺ نے 10ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

اے لوگو میری بات سنو- میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد میں کبھی تم سے اس جگہ پھر ملوں گا یا نہیں- اے لوگو تمہاری جان اور تمہارے مال کی حرمت تم پر واجب کردی گئی ہے جس طرح آج کا دن اور آج کا مہینہ حرمت والا ہے- تم ضرور اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی جواب طلبی کرے گا اور میں نے یہ پیغام اچھی طرح پہنچا دیا ہے-

(سیرت ابن ہشام باب خطبہ الرسول جلد 2 ص 603)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت میں دنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے.......... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نے بھی اس اعلیٰ شان کے کمال کا نمونہ نہیں دکھلایا کہ ایک طرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھ پوری ہو جائے اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور بایں ہمہ کفر کو ہر پہلو سے شکست اور (دین) کو ہر یک پہلو سے فتح ہو- (—)

جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین.......... میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی- تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا- تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں- تب ساری قوم نے باواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ اور پھر فرمایا کہ یہ تمام تبلیغ اس لئے مکرر کی گئی کہ شاید آئندہ سال میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا- اور پھر دوسری مرتبہ تم مجھے اس جگہ نہیں پاؤ گے- تب مدینہ میں جا کر دوسرے سال میں فوت ہو گئے اللھم صل علیہ و بارك وسلم-

(نور القرآن- روحانی خزائن جلد 9 ص 342 تا ص 367)

46ویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام 46ویں سالانہ تربیتی کلاس 2002ء مورخہ 16 تا 30 مئی 2002ء کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی- پاکستان بھر سے میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء نے اس میں شرکت کی- اس کلاس کا افتتاح مورخہ 16 مئی 2002ء کو ایوان محمود میں مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے کیا- اس عرصہ میں طلباء کے لئے روزانہ تعلیمی و تربیتی پروگرام مرتب دیئے گئے- تدریس کے علاوہ نماز تہجد، ورزش، وقار عمل، کھیل، مجالس عرفان حضور انور، لیکچرز اور طلباء کی دلچسپی کے متعدد پروگرام بنائے گئے- تحریری امتحان میں 97% طلباء نے کامیابی حاصل کی- تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 30 مئی 2002ء کو صبح 9 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی- مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے- تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم حافظ خالد افتخار صاحب نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ امسال سندھ کے علاوہ پاکستان کے دیگر صوبہ جات سے 39 اضلاع کی 216 مجالس کے 731 طلباء نے شرکت کی- انہوں نے بتایا کہ جملہ طلباء نے نظم وضبط اور دلچسپی سے تمام پروگرامز میں حصہ لیا- محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے- اپنے اختتامی خطاب میں انہوں نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی- انہوں نے بتایا کہ طلباء کو حضرت مسیح موعود کی قیمتی کتب کے مطالعہ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت، قرآن کریم کا فہم اور آنحضرت ﷺ کے حقیقی مقام کا عرفان اور آپ سے عشق و محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے- محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب کے آخر پر حضرت مسیح موعود کے بعض اہم اور زریں اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے- دعا کے ساتھ اس تقریب اور 46ویں تربیتی کلاس کا اختتام ہوا- اس کے بعد جملہ مہمانان کی خدمت میں چائے پیش کی گئی-

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1886ء

22 جنوری	حضرت مسیح موعود چلہ کشی کے لئے حکم الٰہی کے تحت ہوشیار پور تشریف لے گئے۔
20 فروری	حضور نے اشتہار در بارہ پیشگوئی مصلح موعود تحریر فرمایا جو یکم مارچ کو اخبار ریاض ہند امرتسر میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔
14,11 مارچ	ہوشیار پور میں آریہ سماج کے ممتاز رکن ماسٹر مرلی دھر سے آپ کا تحریری مباحثہ ہوا۔
17 مارچ	حضور کی قادیان واپسی
18 مارچ	پیشگوئی مصلح موعود کے مقابل پر لیکھرام نے جوابی اشتہار شائع کیا اور حضرت مسیح موعود کے نیست و نابود ہونے کی پیشگوئی کی۔
15 اپریل	حضور کی صاحبزادی عصمت کی پیدائش ہوئی۔
ستمبر	ماسٹر مرلی دھر سے حضور کا مباحثہ سرمہ چشم آریہ کے نام سے شائع ہوا اس کتاب میں حضور نے آریوں کو انعامی چیلنج دیا اور ان کے تمام مشہور لیڈروں کو مباہلہ کی دعوت دی۔
25 نومبر	حضور کا سفر انبالہ۔ ایک ماہ محمد لطیف صاحب کے پاس رہنے کے بعد 25 نومبر کو قادیان تشریف لائے۔
17 دسمبر	امریکہ سے مسٹر الیگزینڈر رسل وب کے خط کے جواب میں حضور نے خط لکھا جس کے نتیجہ میں انہوں نے حق قبول کر لیا۔

متفرق

ــــــ	امسال حضرت منشی ظفر احمد صاحب، حضرت خان محمد خان صاحب اور حضرت منشی محمد اروڑا خان صاحب قدم بوسی کے لئے قادیان آئے۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی بھی قادیان تشریف لائے مگر حضور سے ملاقات ہوشیار پور میں ہوئی۔
ــــــ	حضور کی بد دعا کے نتیجہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب پر حکومت نے مقدمات دائر کر دیئے اور خطابات چھن گئے۔ آخر انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور وہ مواخذہ سے بچ گئے۔

تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سُست اس میں زینہار
ہے یہی اِک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار

(درثمین)

پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ بیلجیئم منعقدہ 3 مئی 1998ء بمقام بیت السلام برسلز بیلجیئم میں اختتامی خطاب میں فرمایا:-

''آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں، وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے' اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں' اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں' اس لئے آپ براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں آپ کے اندر تبدیلیاں ہوں گی۔

ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے' سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں' مربی صاحب اس کا خلاصہ پیش کر دیا کرتے ہیں' وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے' کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اب ہم احمدی ہوئے ہیں' یہی امریکہ میں بسنے والے' کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے' وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے' مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں' اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ میرا ہی کام ہے' مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے' اسی کا کام ہے' میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا' وہی ہے جس نے میری آواز میں یہ برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطابات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے انتظامات کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں ہر احمدی جوان مرد بوڑھا' عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھائیں' سارا ہفتہ نہیں کہتا ایک دفعہ اٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں''

(الفضل ربوہ 13 نومبر 1998)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب سابق مربی چین

حضرت چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب (آف چندر کے منگولے) رفیق حضرت مسیح موعود

آپ 1905ء میں مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے بعد نور احمدیت سے منور ہوئے

میرے والد صاحب 1887ء میں موضع منگولے ضلع سیالکوٹ کے ایک خوش حال زمیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا صاحب کے دو بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا اللہ دتہ دوران تعلیم لاہور میں وفات پا گیا۔ دوسرے یعنی میرے والد ماجد نے لمبی عمر پائی۔

حلیہ

پونے چھ فٹ قد، مضبوط جسم، گندمی رنگ، خوبصورت داڑھی، نورانی چہرہ غض بصر کی عادت۔

تعلیم

اپنے گاؤں منگولے سے پانچ میل کے فاصلہ پر تلونڈی بھنڈراں میں گھوڑی پر سوار ہو کر حصول تعلیم کے لئے جاتے آتے تھے۔ ایک سال میں دو دو جماعتیں پاس کر کے اور انعامات لے کر سکول کے بہترین طالب علم سمجھے جاتے تھے۔ اس سکول سے فراغت کے بعد کسی پرائمری سکول میں معلم بھی رہے۔ چند ماہ کے بعد غیر احمدی شرکاء کے مطالبہ پر زرعی اراضی تقسیم ہو گئی اور آپ نے اپنے حصے کی زرعی اراضی پر کاشت کاری کا کام بڑی کامیابی سے سنبھال لیا۔

بیعت

1905ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے بعد نور احمدیت سے منور ہوئے۔ حضور اقدس کی کتب کی برکت سے اردو، فارسی اور کسی حد تک عربی زبانوں پر بھی عبور ہو گیا۔ اور غیروں کے ساتھ تبادلہ خیالات بڑی کامیابی کے ساتھ کر لیتے تھے۔ اس زمانے میں اپنی لائبریری بھی بنا لی۔ ایک قریبی گاؤں میانوالی خاناں والی کے چوہدری اللہ دتہ صاحب نمبردار احمدیت قبول کر چکے تھے۔ ان کی دعوت الی اللہ اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ بھی احمدیت کی صداقت قبول کرنے میں ممد اور معاون ہوئے۔

آپ کی بیعت کا علم جب والد صاحب (میرے دادا صاحب) کو ہوا تو وہ بہت برہم اور ناراض ہوئے۔ ناراضگی کی حالت میں والد صاحب کو کہا کہ توبہ کرو اگر اس کے لئے تیار نہیں تو میرے گھر سے نکل جاؤ۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ میں احمدیت کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا گھر سے نکل جاتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اسی وقت گھر سے نکل آیا۔ گاؤں سے دو فرلانگ کے فاصلے سے میں نے مڑ کر دیکھا تو والد صاحب کو تیز رفتاری سے اپنے پیچھے آتے دیکھا۔ درحقیقت اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے شفقت پدری نے جوش مارا تھا۔ لیکن والد صاحب بدنی سزا کے خوف سے گندم کے کھیت میں چھپ گئے۔ اور دادا صاحب چوہدری اللہ دتہ نمبردار کے گاؤں کی طرف چلے گئے اور والد صاحب گھر آ کر بستر میں چھپ گئے۔ نصف شب کے قریب وہ واپس آئے اور والد صاحب سے کہا تم نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔ صبح ہوتے ہی والد صاحب کو ساتھ لے کر اپنے پیر کے پاس بدوملہی گئے۔ جاتے ہی پیر کے سامنے سجدہ کیا اور نذرانہ بھی پیش کیا اور زار وقطار روتے ہوئے پیر صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ میرے دو بیٹے تھے ایک لاہور میں دوران تعلیم فوت ہو گیا دوسرا مرزائی ہو گیا ہے گویا میں اس دنیا سے ابتر ہی جاؤں گا۔ والد صاحب نے ازالہ اوہام کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ وفات مسیح پر تفصیلی بحث ہوئی۔ اس پر پیر صاحب نے دادا صاحب کو کہا کہ اس (والد صاحب) کی اصلاح ناممکن ہے اور میرے دادا صاحب مایوس ہو کر میرے والد صاحب کو واپس لے آئے اس ضمن میں خاکسار محمد اسحٰق ایک وضاحت پیش کرتا ہے کہ میرے دادا جان میرے والد ماجد کی قبول احمدیت کے تیرہ سال بعد 1918ء میں نور احمدیت سے منور ہوئے اور اپنی وفات 1922ء تک بڑے مؤثر انداز میں احمدیت کی صداقت کے متعلق دعوت الی اللہ کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں جب جماعتی نظام مربوط ہوا تو والد صاحب جماعت احمدیہ چندر کے منگولے کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری اصلاح وارشاد منتخب ہوئے اور یہ دونوں عہدے آپ کی وفات جو 1971ء میں ہوئی تک ان کے پاس رہے اور سارے عرصہ میں آپ اپنے فرائض حد درجہ اخلاص لگن محنت سے سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ جماعت کا بجٹ پورا ہوتا رہا۔ اور اصلاح وارشاد کا کام بخوبی کرتے رہے۔ ہمارے گاؤں کے قرب وجوار میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور ہماری جماعت میں دو درجن کے قریب افراد نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں احمدیت قبول کی۔

1927ء میں والد صاحب نے فریضہ حج ادا کیا۔ ایک درجن احمدیوں کو تحریک کر کے حج پر لے گئے اپنی بڑی ہمشیرہ کو بھی اپنے خرچ پر ساتھ لے کر گئے۔ ہماری یہ پھوپھی وفات کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہے۔ چھ ماہ بعد جب میرے والد ماجد فریضہ حج ادا کر کے واپس تشریف لائے تو مجھے بتایا کہ:۔

ایک شب نماز عشاء سے نماز فجر تک ساری رات خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھ کر اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں سنیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ نہ صرف ان کی اولاد بلکہ اولاد کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ والد صاحب عبادات نماز وروزہ، تہجد بڑے اخلاص اور تواتر سے ادا کرتے ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے۔ لوکل جماعت کے ممبران ہر سال انہیں مجلس مشاورت کا نمائندہ منتخب کرتے۔ لازمی اور طوعی چندہ جات کی ادائیگی اخلاص اور فیاضی سے کرتے۔ جب آپ نے 1905ء میں بیعت کی تو جماعت کو ایک چھوٹی سی کچی بیت الذکر ملی۔ آپ نے بڑی بیت الذکر اپنے خرچ پر تعمیر کی اور اس سے ملحق دو کمرے بھی تعمیر کرائے۔ مربی صاحب کے لئے 9 مرلے زمین خرید کر بہت اچھا مکان اپنے مکان کے قریب تعمیر کرایا۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب جو ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کے چوتھے حصہ کے علاقہ امیر تھے۔ 28 دسمبر 1960ء کو فوت ہوئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بیت مبارک میں جنازہ کے معاً بعد بڑی محبت اور شفقت سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر میری دلجوئی فرماتے ہوئے فرمایا ''اب آپ کے والد صاحب کی زندگی ذرا مشکل ہو جائے گی۔ میں نے ان دونوں بزرگوں (والد صاحب اور چوہدری صاحب) کو لمبے عرصہ سے اب تک سالانہ جلسوں، مشاورت اور دیگر جماعتی اجتماعات پر اکٹھے دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میرے والد صاحب گھوڑی سے گر کر زخمی ہو گئے میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا میں آپ کے والد صاحب کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں بڑے مخلص اور محبت کرنے والے بزرگ ہیں''۔ اور آپ کی صحت کیلئے دعا بھی کی۔ اس تحریر کی بناء پر والد صاحب کی قبر کے کتبے پر دفتر بہشتی مقبرہ کی اجازت سے یہ کندہ ہے۔ ''حاجی صاحب بہت مخلص اور محبت کرنے والے بزرگ تھے''۔

تقسیم ہند کے وقت ایک

یادگار خط

تاریخ احمدیت جلد یازدھم صفحہ 139 کے ایک خط کی نقل درج ذیل ہے۔

''چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ نے اپنے بیٹوں مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مربی چین اور مکرم بشیر احمد صاحب کو حسب ذیل خط لکھا۔

میرے پیارے لخت جگر محمد اسحاق و بشیر احمد اللہ تعالیٰ ہر آن تم دونوں کا حافظ وناصر ہو۔ مدت ہوئی تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ آج مورخہ 24 ر اکتوبر 1947ء کو عزیزم کیپٹن محمد عبداللہ مہار ٹرک لے کر اپنی بیوی کو لینے آئے ان سے دارالامان کے حالات معلوم ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس نے تلاشیاں لے کر پہلے اہل قادیان کو نہتہ کیا اور پھر سکھوں نے حملہ کیا۔ اور پولیس اور ملٹری نے ہمارے احمدیوں کا قتل عام کیا اور دو سو سے اوپر احمدی شہید ہو کر جنت میں جا پہنچے۔ سنا ہے حملہ دارالرحمت پر ہوا اور تم دونوں بھی دارالرحمت میں تھے۔ اگر تم شہید ہو گئے ہو تو اپنی مراد کو پہنچ گئے ہو۔ اس صورت میں میں عثمان غنی (تیسرے بیٹے) کو بھی جلدی قادیان بھیج دوں گا۔ اگر تم زندہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ہو گا۔ تم نے احمدی باپ سے پرورش پائی ہے اور احمدی ماں کا دودھ پیا ہوا ہے۔ ہمیں دارالامان سے پیار ہے اور کچھ نہیں۔ شعائر اللہ ہمارے پاس ہیں اور میری تمہیں نصیحت ہے کہ تمہارے جیتے جی شعائر اللہ تک دشمن نہ آئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے اور تم قطعاً پرواہ نہ کرنا کہ تمہارے بعد ہمارا کیا بنے گا۔ جب سے دارالامان پر حملہ کا سنا ہے میرا تو پیشہ ہی رونا ہو گیا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 صفحہ 139)

خدا گواہ ہے کہ ہم دونوں بھائیوں نے جان بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی اور خطرناک سے خطرناک ڈیوٹی ادا کی جو ہمارے سپرد کی گئی۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے والد صاحب کی نصیحت اور خواہش کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ میرے سپرد جو فرائض تھے ہر لحہ گرفتاری اور موت کا امکان تھا۔ لیکن افسوس کہ شہادت جیسی شاندار نعمت نہ مل سکی۔ شہادت کی خواہش اور والہانہ رنگ میں حفاظت مرکز سے متعلق فرائض کی بجا آوری کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو انعامات ہمیں دیئے ان کا مختصر ذکر ذیل میں درج ہے۔

1۔ اچھی صحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں لمبی عمریں عطا فرمائیں۔

2۔ لاتعداد دینی و دنیوی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔

3۔ تینوں بھائیوں کو خدمت دین کی توفیق ملی۔ خاکسار محمد اسحٰق ساڑھے تین سال ہانگ کانگ اور چین میں بطور مربی رہا۔ زبانی اور اشاعت لٹریچر کے ذریعہ

خدمت کے مواقع ملے۔ جنگ عظیم کی ہولنا کی اور انگریز حکومت کی کوتاہ نظری کی وجہ سے ہانگ کانگ سے گرفتار ہو کر ہندوستان لا کر جیل میں قید اور بعد میں اپنے گاؤں میں عرصہ جنگ تک نظر بند رکھا گیا۔ عثمان غنی جماعت احمدیہ چندر کے منگولے میں صدر اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت دین کرتا رہا۔ بشیر احمد نے مع اپنی بیگم بشریٰ بشیر ملازمت سے پنشن کے بعد مغربی افریقہ میں آنریری مربی کے طور پر خدمت دین کی اور وہاں ایک شاندار بیت الذکر بھی تعمیر کرائی جس میں خود بھی ایک لاکھ روپیہ بڑی خوشی سے ادا کئے۔

حضرت والد صاحب میں خدمت خلق اور غربا کی مدد کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ دور دور سے زمیندارہ انجمنوں سے متعلق لوگ آپ کے مشورہ اور مدد کے لئے آتے اور ان کے مسائل کا حل اور مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے۔ عرصہ 28 سال تک سیشن جج سیالکوٹ کی عدالت میں اسیسر رہے اور نہایت دیانتداری سے قتل کے مقدمات میں رائے دیتے۔ سیشن جج آپ کے مشوروں کی بہت تعریف اور قدر کرتے۔ 28 سال بعد آپ کی شنوائی کم ہوگئی اور آپ نے فراغت حاصل کر لی۔

غریب پروری اور مہمان نوازی

ہماری بیت الذکر بڑی سڑک سے ملحق ہے۔ پیدل مسافر عموماً رات اس بیت الذکر میں گزارتے تھے آپ سب مسافروں کی فراخ دلی سے مہمان نوازی کرتے۔

بیاہ شادی کے موقع پر غرباء کی مالی مدد بھی کرتے اور اپنی ضمانت پر زیور اور شادی کا دیگر سامان بھی لے کر دیتے۔

ہماری 19 ایکڑ اراضی پر کیکر کے درخت اکھاڑنے کے لئے مجھے حکم دیا کہ ٹھٹھی' عیسائیوں کی آبادی میں جاؤ اور میرا پیغام دے آؤ کہ کل صبح سب عیسائی جو کام کر سکیں ہمارے چاہ پر پہنچ جائیں۔ میں نے عرض کی کہ دھان کی کٹائی کے دن ہیں۔ اگر وہ اپنے زمینداروں کی فصل کی برداشت یعنی کٹائی پر نہ گئے تو وہ مقررہ اجرت سے محروم ہو جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پیغام دے آئیں اگر کوئی مجبوراً نہ آسکا تو میں اس سے ناراض نہیں ہوں گا۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اگلے دن نماز فجر کے بعد فرمایا کہ گھوڑی پر سوار ہو کر دیکھ آؤ کتنے آدمی کیکر اکھاڑنے کیلئے گئے ہیں تا کہ ان کے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ میں نے جا کر دیکھا کہ ٹھٹھی کے جتنے آدمی کام کرنے کے قابل تھے سب کیکر اکھاڑ رہے تھے۔ میرے قریب ترین نوجوان رحمت مسیح اور سندر مسیح تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہاری دوسرے زمینداروں کی سیپ نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ہم تین بھائی ہیں آٹھ زمینداروں کی سیپ کرتے ہیں لیکن اگر حاجی صاحب (میرے والد صاحب) کا کام ہوگا تو ہم پہلے وہ کریں گے۔ اور دوسرے لوگوں کا بعد میں۔ میں نے وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ حاجی صاحب ساری ٹھٹھی کے مکینوں کی اتنی مدد کرتے ہیں کہ پورے گاؤں کے زمیندار بھی نہیں کرتے۔ غلہ کی بحال کے لئے چارہ کی، لکڑی کی، پیسے کی ضرورت ہو تو حاجی صاحب ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس نے اپنی ذات سے متعلق دو واقعات بیان کئے۔

1۔ ایک نیم حکیم نے مجھے ٹیکا لگا دیا اور مجھے جان کے لالے پڑ گئے۔ حاجی صاحب کو میری حالت کا علم ہوا تو اپنے ایک نوکر کے ہاتھ ایک سو روپے اور اپنی گھوڑی بدوملہی ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے بھیج دی۔ دوسرے دن وہ خود بھی میری بیمار پرسی کے لئے آئے اور ڈاکٹر کو میرے علاج کے متعلق تاکید کی۔ قرب وجوار کے افسروں سے حاجی صاحب کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ ہفتہ عشرہ میں میں صحت یاب ہو کر واپس آیا۔ حاجی صاحب نے مجھ سے سو روپیہ کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔

2۔ میرے پاس جوتی نہیں تھی میں حاجی صاحب کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے کوئی پرانی جوتی دیں۔ حاجی صاحب حویلی میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ یہ جوتی جو چارپائی کے پاس پڑی ہے پہن کر دیکھو۔ میں نے کہا یہ تو نئی جوتی ہے آپ نے مجھے سختی سے کہا کہ پہن لو۔ اور میں نے وہ نئی جوتی پہن لی۔ اسی دن حاجی صاحب نے قریبی شہر قلعہ کالروالا سے گھوڑی پر سوار ہو کر ننگے پاؤں جا کر نئی جوتی خرید کی۔ رحمت مسیح نے بتایا کہ جب ہمارے پاس کھانے کے لئے غلہ نہیں ہوتا تو وہ دے دیتے ہیں اگر کوئی غلہ کی قیمت وعدہ کے مطابق ادا نہ کر سکے اس پر سختی بھی نہیں کرتے جو شخص غرباء کا اس حد تک مددگار ہو اس کا کام ہم غریب لوگ پہلے کریں گے اور حاجی صاحب جیسا غریب پرور اس گاؤں میں اور کوئی نہیں۔ اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ:۔

گندم کی کاشت کا موسم تھا۔ اس دن اپنے بیلوں کے علاوہ دس جوڑے بیلوں کے گندم کی کاشت کے لئے کچھ اپنے مزارعین کے اور کچھ دوستوں کے منگائے ہوئے تھے۔ اس وقت تک مشینی کاشت شروع نہیں ہوئی تھی۔ بیلوں سے ہی کاشت ہوتی تھی۔ ایک غریب احمدی ہمارے گھر آیا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم احسان سے اس احمدی کی اولاد بڑے اچھے کام کر رہی ہے۔ اور غربت کا ان کے ہاں اب نام ونشان نہیں۔ اور مجھ سے جھونا (چاول کی قسم) کی قیمت دریافت کی میرے بتانے پر وہ رو پڑا۔ اس کی آواز جب والد صاحب نے سنی تو وہ آ گئے اور اس سائل سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے چھوٹے چوہدری (یعنی مجھ) سے جھونے کے دھان کی قیمت دریافت کی انہوں نے قیمت بتائی۔ میرے پاس قیمت ادا کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں اور میرے بچے پرسوں سے بھوکے ہیں۔ والد صاحب اسی وقت اندر گئے۔ میری والدہ ماجدہ نے گندم کاشت کرنے والوں کے لئے اس وقت تک دس بارہ پراٹھے پکائے ہوئے تھے۔ والد صاحب وہ کپڑے میں لپیٹ کر لے آئے اور اس سائل کو دے کر کہا کہ فوراً دوڑ کر یہ پراٹھے اپنے بچوں کو دے کر واپس آؤ تو محمد اسحٰق تمہیں دھان بھی دے دے گا۔ اس کے جانے کے بعد مجھے حکم دیا کہ اس سائل کے آنے پر اسے ایک من دھان مفت دے دینا میں نے حکم کی تعمیل کی۔

ایک اور واقعہ یاد آیا۔ ایک عادی چور ہماری حویلی میں آ کر اس چارپائی کی پائنتی پر بیٹھ گیا جہاں والد صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ والد صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ مجھ سے کیا کام ہے اس نے جواب دیا کوئی کام نہیں سلام کرنے آیا ہوں۔ والد صاحب نے اسے کہا۔ سلام ہو چکا ہے اب تم چلے جاؤ۔ چند ماہ بعد اسی چور نے عشاء کے بعد ہمارے گھر کے بیرونی گیٹ پر دستک دی۔ میں نے دروازہ پر آ کر اس وقت آنے کی وجہ دریافت کی۔ تو اس نے کہا حاجی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں میں نے اسے کہا کہ انہیں بخار ہے وہ سردی میں باہر نہیں آ سکتے تم مجھے اپنے آنے کا مقصد بتا دو میں اندر جا کر بتا دوں گا۔ اس نے بتایا کہ ایک پنڈ (اڑھائی من) گندم کا سوال ہے ہمارے گھر آٹا بھی نہیں۔ میں نے اندر جا کر والد صاحب کو بتایا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے اندر نہیں آنے دینا خود باہر دو تین دفعہ اٹھا کر اسے گندم دے دو۔ میں نے ڈرتے ڈرتے والد صاحب سے کہا یہ وہی چور ہے جسے آپ نے حویلی سے نکال دیا تھا۔ والد صاحب نے فرمایا یہ دو مضمون ہیں۔ اگر میں اسے اپنے پاس بیٹھنے دیتا تو گاؤں کے لوگ دیکھ کر کہتے کہ میں چور کی مدد کرتا ہوں۔ اور اب اگر گندم نہ دیتا تو بھوکا خاندان جو ہمارے محلہ میں رہتا ہے تو اللہ جو رب العلمین ہے کی ناراضگی کا خوف تھا۔ اگر ہم غریبوں کا خیال نہ رکھیں تو اللہ تعالیٰ ہماری خوشحالی ختم بھی کر سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غرباء کی بے لوث مدد کے صلے میں ہمیں دینی اور دنیوی نعمتوں سے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ احمدیت کی نعمت دنیا کی بڑی سے بڑی جائیداد سے افضل واعلیٰ ہے۔ دنیاوی لحاظ سے ہم گاؤں کے امیر ترین زمیندار مشہور ہیں۔

ایک اور واقعہ یاد آیا۔ مجھے لاہور میں ایک دوست کی ملاقات کے لئے بدوملہی ریلوے سٹیشن تک سفر درپیش تھا میں گاؤں کے ایک شخص محبوب علی کو اسٹیشن سے گھوڑا واپس لانے کے لئے ساتھ لے گیا۔ گاؤں سے نصف میل کے قریب دس ڈاکو گھوڑوں پر سوار سامنے آتے دیکھے جن کے چہروں پر سیاہ رنگ کے پردے اور ہاتھوں میں بندوقیں تھیں محبوب علی نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ سڑک سے دور گھوڑے کو لے جائیں۔ ممکن ہے کہ یہ آپ سے گھوڑا چھین لیں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اس علاقہ میں میرے باپ دادا کی بہت عزت ہے۔ اگر میں نے ڈر کر گھوڑا سڑک سے دور کر لیا تو جگ ہنسائی ہوگی۔ جب یہ ڈاکو ہمارے قریب پہنچے تو ان کے لیڈر نے جو سب سے آگے تھا مجھے بڑے ادب سے سلام کیا۔ میں نے اسے کہا تم کون ہو اس نے جواب میں اپنا نام بتایا اور کہا آپ کا خادم۔ میں نے کہا کہ چہرہ پر سے نقاب ہٹاؤ۔ جب اس نے نقاب اوپر کیا تو میں نے اسے پہچان لیا وہ اسی چور کا بیٹا تھا جس کا تذکرہ اوپر آ چکا ہے۔ غالباً اسے علم ہوگا کہ اس کے باپ کی میرے باپ نے مشکل وقت میں مدد کی تھی۔

وفات

آپ کی وفات چوراسی سال کی عمر میں ہوئی۔ وفات کے دن بھی تین دیہات میں اپنی زرعی اراضی کا گھوڑی پر سوار ہو کر چکر لگا کر آئے۔ آتے ہی دوپہر کا کھانا کھا کر اور نماز ظہر پڑھ کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد مسواک منگا کر دانت صاف کئے۔ عصر کی نماز کیلئے وضو کر رہے تھے کلمہ طیبہ پڑھ رہے تھے کہ دل پر حملہ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت امانت صدر انجمن احمدیہ میں ان کی معمولی سی رقم سات سو روپیہ جمع تھی۔ وہ میں نے بیوت الذکر بیرون میں ادا کرادی۔ اور افسر امانت کو ان کے مطالبہ پر لکھ دیا کہ اگر ورثاء میں سے کوئی اپنا حصہ طلب کرے تو میں ادا کروں گا۔ میری والدہ محترمہ بھی 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔ 104 سال کی عمر میں فوت ہوئیں۔ وہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم تین بھائی ہیں۔ ہمارے گاؤں اور گاؤں کے قرب وجوار میں کئی ہائی سکول تھے اور اب بھی ہیں لیکن ہمیں آپ نے قادیان دارالامان میں تعلیم دلوائی اور وجہ یہ بتائی کہ یہاں تم زمیندارہ کام کی طرف راغب ہو سکتے ہو اور اس صورت میں تم تعلیم مکمل نہ کر سکو گے۔

1957ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ ہماری جماعت چندر کے منگولے میں بھی تشریف لائے میں ان ایام میں رخصت پر اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اور میں نے ہی احباب جماعت کا تعارف کرایا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام ہمارے گھر میں تھا۔ عین اس وقت جب کھانے کا وقت قریب تھا تو آپ نے ضمناً فرمایا کہ مجھے مکی کی روٹی اور سرسوں کا ساگ بہت پسند ہیں۔ ہم نے نصف گھنٹہ کے اندر آپ کی فرمائش پوری کر دی۔ کھانے کے بعد آپ نے مرکزی دفتر اور ہال انصار اللہ کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ ہماری جماعت کے افراد نے حسب استطاعت چندہ دیا لیکن جو دوست قریبی جماعتوں سے آئے تھے انہوں نے عذر کیا کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ چندہ کی تحریک ہوگی۔ اس پر والد صاحب نے اعلان کیا کہ جو دوست اس ثواب میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے بتائیں میں چندہ ادا کر دیتا ہوں۔ ڈیڑھ ہزار روپیہ ان دوستوں کے حساب میں والد صاحب نے ادا کر دیا جو بعد میں ان دوستوں نے

باقی صفحہ 6 پر

ماہر طبیب جالینوس

شکیل احمد ناصر صاحب

پیدائش اور ابتدائی حالات

جالینوس 130ء میں ایشیائے کوچک میں رومی صوبے کے دارالخلافہ پرگامون میں پیدا ہوا۔ پرگامون مجسمہ سازی کی درسگاہ کے لئے بہت مشہور تھا اور اس کی لائبریری اسکندریہ کی لائبریری کے ہم پلہ سمجھی جاتی تھی۔ جالینوس کا باپ نائکن (Nicon) ایک دولتمند کسان تھا۔ اور اس نے ریاضی، فلسفہ اور طبیعی علوم کی اچھی خاصی تعلیم حاصل کی تھی۔ جب جالینوس چودہ سال کا ہوا تو جالینوس کو اس کے باپ نے پرگامون کے بہترین اساتذہ کے پاس تعلیم کے لئے بھیج دیا۔ علم الحیات میں پہلا سبق اس نے ارسطو کی تصنیفات کے مطالعہ سے حاصل کیا اور وہ یہ تھا کہ علم الحیات کے حصول کے لئے فطرت کا براہ راست مشاہدہ لازمی ہے۔ سترہ سال کی عمر میں اس نے پرگامون میں بقراط کے مشہور و معروف پیرو ستائرس SATYRUS سے طب اور علم الابدان پڑھنا شروع کر دیا۔ باپ کی وفات کے بعد وہ اسکندریہ چلا گیا جہاں سے اس نے طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 27 برس کی عمر میں وہ دوبارہ پرگامون واپس آ گیا۔

جنگجوؤں کا ڈاکٹر

پرگامون کے اکھاڑے میں پیشہ ور جنگجوؤں کا سالانہ مقابلہ شروع ہونے والا تھا چنانچہ وہ واپس گھر آ گیا۔ یہ پیشہ ور جنگجو غلام یا جنگی قیدی ہونے کے باوجود اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے بہت قیمتی املاک تصور ہوتے تھے۔ زخمی جنگجوؤں کی دیکھ بھال کے لئے ماہر ڈاکٹروں کی خدمات کی ضرورت ہوتی تھی تاکہ وہ زندہ رہیں اور دوبارہ لڑ سکیں۔ بڑے پجاری نے جس کے سپرد ان کھیلوں کا انتظام تھا جالینوس سے یہ ذمہ داری قبول کرنے کی درخواست کی جو جالینوس نے قبول کر لی۔ اس کے لئے یہ موقع یقیناً قابل قدر تھا کیونکہ اس طرح وہ انسانی جسم کا عملی طور پر مطالعہ کر کے جراحی کے علم میں انقلاب برپا کر سکتا تھا۔ یہ مقابلے بڑے وحشیانہ ہوتے تھے اور ان کے نتیجے میں سر پھٹ جاتے تھے، ہڈیاں ٹوٹ جاتی تھیں، بازو اور شانے کے پرخچے اڑ جاتے تھے اور پیٹ چاک ہو جاتے تھے ان زخموں کی شفایابی میں جالینوس کی کامیابی حیرت انگیز تھی۔

جالینوس روم کے دارالخلافہ میں

جالینوس کو سفر کی ایک دھن لگی ہوئی تھی چنانچہ اس نے سلطنت روما کے روشن اور جگمگاتے ہوئے دارالخلافہ جانے کا عزم کیا۔ اس وقت روم مختلف فرقوں و دبستانوں سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹروں سے بھرا پڑا تھا۔ ان ڈاکٹروں نے نووارد کا استقبال انتہائی سرد مہری سے کیا۔ یہ نووارد طب کے کسی فرقہ کو تسلیم نہیں کرتا تھا اور ہر ایسا ڈاکٹر جو طب کے کسی ایسے نظام کو مانتا ہو جس کی بنیاد مشاہدہ اور عملی تجربہ پر نہ ہو اس کے نزدیک دھوکہ بازی اور فریب تھا۔ جالینوس تنہائی کا شکار ہو گیا کیونکہ اس کے رقیبوں نے اس کو اتنا بدنام کیا کہ اس کے پاس کوئی مریض مشورے کیلئے نہیں آتا تھا۔

جالینوس اس صورت حال سے تنگ آ کر روم کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے ہی والا تھا کہ رومی قونصل فلیویس (FLAVIUS) کی بیوی بیمار ہو گئی۔ جب روم کے بہترین ڈاکٹر ناکام ہو گئے تو فلیویس نے بحالت مجبوری جالینوس سے اپنی بیوی کے علاج کی درخواست کی۔ جالینوس کے علاج سے وہ بہت جلد صحت یاب ہو گئی۔ فلیویس نے برسرعام جالینوس کی طبی مہارت کی تعریف کی اور اس کو علم الاعضاء میں تحقیق کے لئے ایک لیبارٹری قائم کرنے کے لئے مناسب رقم دی۔ یہاں پر ہر قسم کے جانوروں یعنی سؤر، بھیڑیوں، بلیوں، کتوں، گھوڑوں اور حتیٰ کہ ببر شیروں تک کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔ کبھی کبھار جالینوس بن مانسوں کی چیر پھاڑ کیا کرتا تھا کیونکہ اس کے خیال میں ان کے بدن کی ساخت بالکل انسانی جسم کی ساخت جیسی تھی۔

جالینوس کی شاہی فوج کے لئے خدمات

یہ 168ء کے سردیوں کے موسم کی بات ہے شہنشاہ مارکس اوریلیس MARCUS AURILIUS نے اپنی فوجوں کے ساتھ شمالی اٹلی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ اس کے بہت سے بہترین افسروں کی حالت تشویشناک تھی اور اس کے اپنے ڈاکٹروں نے ہار مان لی تھی۔ ایسے میں شہنشاہ کو جالینوس کا خیال آیا اور اس نے پرگامون، جہاں اس وقت جالینوس رہائش پذیر تھا۔ فوری مدد کے لئے تیز رو قاصد دوڑائے، جالینوس شہنشاہ کی درخواست پر آیا اور اس کی توقعات پر پورا اترا۔ شہنشاہ بڑی مسرت سے اپنے سپاہیوں کو جالینوس کے علاج سے صحت یاب ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ”یہ واحد ڈاکٹر ہے جو احمقانہ روایات اور تنگ نظری کا شکار نہیں ہے“۔

جالینوس کے عضلات اور اعصاب پر تجربات

دوسری صدی عیسوی میں انسانی اعضاء کے افعال کے بارے میں محدود علم کا خیال آتا ہے تو جالینوس کے عضلات اور اعصاب پر کئے ہوئے تجربات پر حیرت ہوتی ہے۔ جالینوس علم افعال الاعضاء (Physiology) کا پہلا ماہر تھا جس نے صحیح معنوں میں تجربات پر اس علم کی بنیاد رکھی۔ علم الاعصاب اور علم العضلات میں اس کے درست تصور اور وضاحت سے سمجھائی ہوئی تحقیق کے نتائج مستقبل میں عضلات اور اعصاب کے باہمی تعلق کے مطالعہ کے لئے ایک مناسب بنیاد ثابت ہوئے۔ جالینوس کو انسانی جسم کے افعال کے مطالعہ کے بہت سے مواقع میسر تھے۔ فوجیوں اور پیشہ ور جنگجوؤں اور شمشیر زنوں کے ڈاکٹر کی حیثیت سے اس کو جسم کے حصوں کے افعال پر خاص چوٹوں کے اثرات معلوم ہو چکے تھے اس نے عضلات کے بارے میں اپنے مطالعے کی تکمیل ان تجرباتی جانوروں کے ذریعے کی جن کے عضلات انسانی عضلات سے مشابہہ ہیں۔ ان تحقیقات کے نتیجے میں اس نے علم الحرکات (Kinesiology) پر دنیا کا پہلا رسالہ ”عضلات کی حرکت کے بارے میں“

ON THE MOVEMENT OF MUSCELS شائع کیا۔ اس نے پہلی مرتبہ جسم کے بہت سے عضلات کے فعل کی نشاندہی اور وضاحت کی۔ جدید انسانی علم الاعضاء کی کتابوں میں ابھی بھی بہت سے ایسے نام استعمال کئے جاتے ہیں جو جالینوس نے خاص عضلات کیلئے استعمال کیے تھے۔

اس کی تحقیقات کے نتائج

عضلات کے افعال کے مطالعہ کے دوران جالینوس کو معلوم ہوا کہ ہر عضلہ کا صرف ایک کام ہوتا ہے یعنی سکڑنا چنانچہ جب کہنی پر سے بازو کو موڑا جاتا ہے تو دوسروں والا عضلہ سکڑتا ہے۔ لیکن جب بازو کو پھیلایا جاتا ہے تو بازو کی پشت والا عضلہ جس کے تین سرے ہوتے ہیں سکڑ جاتا ہے۔ جب کہ دوسروں والا عضلہ پھیل جاتا ہے۔ جالینوس اس نتیجہ پر پہنچا کہ عضلات ہمیشہ مخالف جوڑوں یا گروہوں کی شکل میں حرکت کرتے ہیں۔ وہ جسم کے مختلف حصوں کو کبھی موڑتے ہیں کبھی پھیلاتے ہیں۔ کبھی جھکاتے ہیں اور کبھی اٹھاتے ہیں۔ کبھی کھینچتے ہیں اور کبھی پھیلاتے ہیں۔ اور کبھی سکڑتے ہیں اور کبھی پھیلاتے ہیں۔

عضلات کے سکڑنے کی وجہ

عضلات کو کام کرتے دیکھ کر جالینوس اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر عضلات سکڑتے کیوں ہیں۔ اس نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ ان کے پیچھے کون سی طاقت ہے اور اس کا منبع جسم میں کس جگہ ہے۔ اس نے دیکھا تھا کہ جن فوجیوں کی کھوپڑی تلوار کے وار سے ٹوٹ جاتی ہے یا جن کی ریڑھ کی ہڈی میں نیزے سے سوراخ ہو جاتا تھا وہ مکمل یا جزوی طور پر مفلوج ہو جاتے تھے۔

فالج کا تعلق حرام مغز سے ہے

جالینوس کو یقین تھا کہ فالج کا تعلق دماغ یا حرام مغز کی چوٹ سے تھا لیکن سوال یہ تھا کہ اس مفروضہ کو ثابت کیسے کیا جائے۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں جالینوس نے بہت سے ایسے تجربات کیے جو اس زمانے کے لحاظ سے حیرت انگیز ہیں۔ اس نے کچھ تجرباتی جانور لے کر ان کی ریڑھ کی ہڈی کو گردن میں پہلے دو مہروں سے لے کر نیچے پشت تک کاٹا۔ ہر جانور پر یہ عمل کر کے اس کے بارے میں بڑی محتاط یادداشتیں تیار کی گئیں۔ پہلے دو مہروں کو کاٹنے سے نظام تنفس منقطع ہو گیا اور جانور دم گھٹ کر مر گیا۔ چھٹے اور ساتویں مہرے کے درمیان سے ریڑھ کی ہڈی قطع کرنے سے نہ صرف سینے کے عضلات اور آگے کی ٹانگیں بلکہ جسم کا نچلا حصہ بھی مفلوج ہو گیا۔ بہرحال جب ریڑھ کی ہڈی کے آخری دو مہروں کو کاٹا گیا تو صرف ان سے نیچے کے حصے مفلوج ہوئے۔ آگے کی ٹانگیں اور دماغ اور کٹے ہوئے مقام کے درمیان کا بالائی جسم محفوظ رہا۔ جالینوس نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جسم کے مختلف حصوں کی حرکت کو ایک مرکزی نظام اعصاب کنٹرول کرتا ہے اور وہ طاقت جو عضلات کو سکیڑتی ہے یقیناً دماغ میں ہے۔ ان تجربات کے دوران جالینوس نے اس حالت کو جسے اب نچلے دھڑ کا فالج (PARAPLEGIA) کہتے ہیں بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ اس نے یہ بھی دریافت کیا کہ جب حرام مغز کے صرف نصف حصے کو کاٹا جائے تو جسم کا صرف نصف حصہ ہی مفلوج ہوتا ہے۔ جالینوس نے معلوم کیا کہ حرام مغز کے خلیے ایک دفعہ کی چوٹ کے بعد کبھی صحتیاب نہیں ہوتے نہ ان کی جگہ دوسرے خلیے بنتے ہیں اور ایسا فالج جو گردن کے ٹوٹنے سے ہو وہ دائمی ہوتا ہے کیونکہ اس میں حرام مغز بھی مکمل طور پر ٹوٹ جاتا ہے۔

جالینوس کی تصانیف

جالینوس نے تقریباً چار سو 400 رسالے تصنیف کئے۔ لیکن جالینوس کی تمام تصانیف اس کے عضلات اور اعصاب کے بارے میں تصانیف کی طرح درست نہیں ہیں۔ اس کا علم الابدان صرف ان چیزوں تک محدود تھا جن کے اس نے تجربات کئے اور اس کا علم الاعضاء اس لئے محدود تھا کہ انسان کے مردہ جسم کی چیر پھاڑ قانوناً ممنوع تھی۔

192ء میں روم میں آگ لگ گئی جس سے اسقلپوس کا مندر تباہ ہو گیا۔ غالباً مندر کا ایک حصہ طبی لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ جہاں ڈاکٹر مل کر مطالعہ اور باہم مشورہ کرتے تھے۔ جالینوس کی بیشتر تصنیفات اس آتشزدگی میں تباہ ہو گئیں۔ اس کے بہت سے رسالوں کی کوئی اور نقل نہیں تھی۔ اس لئے

باقی صفحہ 6 پر

خلیق احمد لکی صاحب

مکرم رفیق احمد فوزی صاحب کا ذکر خیر

ہمارے پیارے بھائی جان رفیق احمد فوزی 46 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ راولپنڈی کے مشہور بزرگ قاضی بشیر احمد بھٹی مرحوم کے نواسے، محترم محمد نصیب صاحب عارف کے سب سے بڑے فرزند اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم ربوہ کے داماد تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کی اور راولپنڈی کے گورنمنٹ گارڈن کالج سے بی۔ایس۔سی کی۔ بعد ازاں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ایس۔سی کی اور ابتداء میں ایف۔جی سر سید سکول مال روڈ راولپنڈی میں مدرس کے فرائض انجام دیئے۔

بچپن ہی سے ایسے ماحول میں پلے بڑھے کہ آپ کا دل دینی خدمت کے جذبے سے سرشار تھا۔ اور مالی قربانی کا جذبہ تو جیسے کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا۔ جس کی عمدہ مثال وصیت جیسی برکت سے نہایت کم عمری ہی میں فیضیاب ہو جانا تھا۔ آپ نے اپنی پہلی تنخواہ کے ساتھ ہی وصیت کر لی تھی۔ خدا کے فضل سے آپ نے خدام الاحمدیہ میں بھر پور خدمت کی توفیق پائی۔ 1967ء سے 1982ء تک پہلے اطفال میں اور پھر خدام الاحمدیہ راولپنڈی میں مسلسل کسی نہ کسی شعبے میں خدمات انجام دیتے رہے۔ تین دفعہ سائیکل سفر کے ذریعے راولپنڈی سے ربوہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شمولیت اختیار کی۔ 1982ء میں راولپنڈی کی اس وقت کی دو مجالس میں سے ایک، قیادت صدر کے قائد خدام الاحمدیہ تھے کہ جماعت کی نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے بطور ٹیچر نائیجیریا چلے گئے۔ اور وہاں دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں خدمت کرتے رہے۔ پھر وہاں تین سال کا وقف مکمل کر کے واپسی پر ناروے میں مقیم ہو گئے۔

اور قریباً چودہ سال ناروے میں رہ کر وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے خود لندن میں پڑھایا تھا۔

آپ کو تعلیم و تدریس سے بے حد دلچسپی تھی اس کا سلسلہ آپ نے ناروے میں بھی جاری رکھا۔ آپ نے وہاں اپنی توجہ تعلیم کی طرف مرکوز رکھی اور بڑی محنت کی۔ وہاں کی زبان سیکھی اور اس میں وہاں کی سائنسی تعلیم حاصل کی اور وہاں کے سرکاری سکول میں سائنس ٹیچر کے طور پر اپنا لوہا منوایا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ یہ لوگ غیر ملکی کو یہ جاب نہیں دیتے تھے اور اس چیز کو نہیں مانتے تھے کہ کوئی باہر کا شخص اتنی قابلیت حاصل کر سکتا ہے لیکن آخر کار ان کو ماننا پڑا۔

اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بہت فکر مند رہتے تھے۔ اور ہر اتوار کو دوسرے شہر Drammen سے اپنے بچوں کو واسطو اطفال کی دینی کلاس میں شرکت کے لئے لے کر آتے۔ اور کہتے تھے کہ اگر بچوں کی تربیت کیلئے اس سے بھی زیادہ دور سے آنا پڑے تو آنا چاہئے۔ ویک اینڈ کی دوسری چھٹی میں اپنے شہر کے بازار میں دعوۃ الی اللہ سٹال لگاتے جس میں نارویجیئن زبان میں لٹریچر رکھا ہوتا تھا۔ غرضیکہ ساری زندگی گویا دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور ایک خاص بات جو خاکساران کی بتانا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے مسلسل کام کیا اس میں کبھی کمی نہیں آئی۔ ہر کام خود کرنے کے عادی تھے۔ کفایت شعار تھے اور اسراف کو ناپسند کرتے تھے۔ خواہ کچھ ہو جاتا لیکن خوب حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتے۔ ہمارے بھائی جان ایک اچھے مقرر اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال تھے اور بہادر انسان تھے۔ ان کا ہم پر ہمیشہ احسان رہے گا۔ وہ ویسے بھی بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اور حقیقت میں بھی انہوں نے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا۔ انہیں چھوٹے بہن بھائیوں کی بڑی فکر رہتی۔ ہمارے مسائل خود سنتے اور بہتری کے لئے مشورے سے نوازتے رہتے۔ آپ فروری 1999ء میں پاکستان آئے تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ پھیپھڑوں کے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ مارچ 99ء میں واپس ناروے پہنچ کر بیماری کھلی۔ آپ نے اس موقع پر بھی حوصلہ مندی کا مظاہرہ کیا اور دوسروں کو تسلی دیتے رہے۔ آپ نے علاج کے دوران انتہائی صبر و تحمل اور کمال ضبط کا مظاہرہ کیا۔ 7 ماہ بیماری سے جنگ کرنے کے بعد آخر کار 29 اکتوبر 99ء بروز جمعہ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کو ناروے میں دفن کیا گیا۔ ہر کوئی ان کی وفات پر حیران اور ششدر تھا۔ پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خط میں تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیزم فوزی کی وفات کا بے حد دکھ ہے۔ ان کے بارے میں ساری اطلاعات ملتی رہیں اور اس طرح دعا کا موقع ملتا رہا لیکن بہر حال خدا کی تقدیر غالب آئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی جان کی طرح مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے پسماندگان میں بیوی اور دو بیٹے بعمر 14 سال اور 11 سال چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر دے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

نقصان ناقابل تلافی تھا۔ یہ ایک جاپانیوں کا ایک اہم موڑ تھا۔ اس نے واپس اپنے وطن پر گامون جانے کا فیصلہ کیا وہیں وہ 199ء میں تقریباً 69 سال کی عمر میں وفات پاگیا۔

(ماخوذ از "دنیا کے عظیم سائنسدان" شائع کردہ اردو سائنس بورڈ)

تحدیث نعمت

راہ مولیٰ کے ایک اسیر کی سرگزشت

راہ مولیٰ کے ایک اسیر نے اپنے ایک خط میں ایک ناقابل فراموش واقعہ تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"ایک اور امر جو میرے پر اللہ تعالیٰ کے جاری احسان کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوا۔ اس کا ذکر کرنا میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ہمیں یہاں آکر بالخصوص شروع شروع میں صرف ڈائجسٹ ہی میسر آسکے اور چونکہ فارغ اور بالکل ہی فارغ رہنا ہمارے لئے دو بھر تھا۔ اس لئے ہم سب ان رسالوں کو پڑھتے رہتے اور انکی کتابت جیسا کہ سب کو معلوم ہے بہت باریک ہوتی ہے چنانچہ ان رسالوں کے بکثرت مطالعہ کی وجہ سے میری آنکھیں کچھ کچھ درد کرنے لگیں۔ ان میں سے بہت زیادہ رطوبت آنے لگی اور بالخصوص بوقت مطالعہ پانی بہنے لگتا۔ جس کی وجہ سے مجھے خاصی پریشانی ہوئی۔ بعد میں گو دوسری کتب کے آجانے سے ان رسالوں کا مطالعہ کم ہو گیا مگر آنکھوں کی یہ خرابی جاری رہی ایک روز مغرب سے تھوڑی دیر پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب کی تصنیف لطیف "تحدیث نعمت" کا مطالعہ کر رہا تھا کہ آنکھوں کی مذکورہ بالا تکلیف بڑی شدت کے ساتھ ظاہر ہوئی اور میرے لئے کتاب پر نظر جمانا بھی مشکل ہو گیا۔ چونکہ اس کتاب میں متعدد مواقع پر متعدد واقعات مذکور ہیں کہ چوہدری صاحب کو کوئی مشکل پیش آئی تو چوہدری صاحب فوراً خدا کے حضور سر بسجود ہو گئے۔ انہی واقعات کے زیر اثر میں نے بھی اس وقت بیٹھے بیٹھے سامنے گھٹنوں پر پڑی کتاب پر منہ گرا دیا اور اللہ میاں سے گویا ہوا کہ یا اللہ میری آنکھوں کو صحت دے اور طاقت دے کہ میں کثرت کے ساتھ اچھی اچھی کتابوں کا مطالعہ کر سکوں۔ یہ دعا میں تھوڑی دیر تک کرتا رہا پھر میں نے سر اٹھایا اور آنکھیں کھولیں تو آنکھوں میں پانی اور درد وغیرہ کا نام و نشان نہ تھا۔ میں نے تجربۃً کتاب کے الفاظ پر نظر ڈالی تو میں بغیر کسی کوفت کے باوجود شام کے وقت روشنی کم ہونے کے پڑھ سکتا تھا۔

اور لطف تو یہ ہے کہ اس کے بعد سے اب تک مجھے ایسی تکلیف نہیں ہوئی حالانکہ میں تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے کی توفیق پا رہا ہوں جس کی کتابت تحدیث نعمت سے کہیں زیادہ باریک ہے۔ قریباً قریباً ڈائجسٹوں کی کتابت کی طرح ہے۔

یہ امر میں نے بطور خاص "تحدیث نعمت" کیلئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اثرات سے تا زندگی مجھے مستفید کرتا رہے۔ آمین۔"

(بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ نومبر دسمبر 1985ء)

بقیہ صفحہ 5

والد صاحب کو ادا کر دیا۔ سیالکوٹ سے ہمارے گاؤں آتے ہوئے راستہ میں ایک نالہ ڈیک ہے۔ جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اس نالہ پر پہنچے تو کچھ مرغابیاں اڑتے ہوئے دکھائی دیں۔ آپ نے فلائنگ شاٹ کر کے ایک مرغابی گرائی جب ہماری جماعت میں پہنچے تو مجھے فرمایا کہ میں ایک مرغابی لایا ہوں۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب امیر حلقہ کو دوں یا آپ کے والد صاحب کو؟ میں نے جواب دیا کہ چوہدری غلام محمد صاحب کو جس کی دو وجوہات ہیں۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب نے میرے والد صاحب سے ایک سال پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت 1904ء میں کی اور میرے والد صاحب نے 1905ء میں۔ دوسرے چوہدری غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ کی 1/4 حصہ جماعتوں کے امیر ہیں اور والد صاحب سیکرٹری۔ میرا جواب سن کر حضرت صاحبزادہ صاحب خوش ہوئے اور مجھے وہ مرغابی دے کر حضرت چوہدری غلام محمد صاحب کے گھر دینے کی ہدایت کی جس کی میں نے تعمیل کی۔

میں اپنے والد صاحب کو فضل عمر ہسپتال علاج کے لئے 1971ء میں ربوہ لے آیا۔ اسی بیماری کے دوران ایک دن مجھے فرمایا کہ میں خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو گھوڑی پر سوار کرا کر اور گھوڑی کو آہستہ آہستہ چلا کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں لے گیا۔ جب والد صاحب مشکل سے سیڑھیوں کے اوپر چڑھ کر حضور انور کے پاس اوپر کے کمرہ میں پہنچے تو حضور نے دریافت فرمایا آپ اس کمزوری کی حالت میں یہاں کیسے پہنچے؟ تو والد صاحب نے جواب دیا کہ محمد اسحٰق اپنی گھوڑی پر آہستہ آہستہ لے آیا ہے اس پر حضور انور نے مجھے بھی بلا لیا۔ اور والد صاحب سے بہت ہمدردی کا اظہار کیا اور ہومیوپیتھی کی کچھ ادویات بھی عطا فرمائیں۔ اس کے قریباً ایک مہینہ بعد والد صاحب نے گاؤں واپس جانے کا ارادہ کیا اور مجھے فرمایا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ زندگی کا اب کوئی اعتبار نہیں۔ میں پہلے کی طرح آپ کو حضور کے دفتر لے گیا۔ جب حضور نے ملاقاتیوں میں آپ کا نام پڑھا تو آپ اوپر کے کمرہ سے نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ گزشتہ ملاقات کے وقت میں نے آپ کو کمزوری کی حالت میں دیکھا تھا۔ اس لئے اب میں نیچے آگیا ہوں تا کہ آپ کو اوپر آنے کی تکلیف گوارا نہ کرنی پڑے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں - خاکسار کے بیٹے مکرم محمد طارق نجم الثاقب کا مورخہ 4 جون کو فضل عمر ہسپتال میں ٹانسلز کا آپریشن ہوا ہے - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ عطا فرمائے - آمین

مکرم منظور احمد کمال صاحب زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ علوم غربی ثناء ربوہ کے والد محترم مکرم چوہدری کمال محمد صاحب (چوہدری کریانہ سٹور) سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے شعبہ C.C.U میں زیر علاج ہیں - احباب جماعت سے ان کی جلد کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ننھا مقصود بعمر 2 سال بنت مکرم مقصود احمد صاحب دارالفضل غربی ربوہ گرم دودھ گرنے سے جل گئی ہے - بچی کی حالت بہت خراب ہے احباب سے بچی کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید لکھتے ہیں - خاکسار کی خوشدامن محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ پچھلے کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں - اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں C.C.U میں داخل رہی ہیں انہیں دل کی تکلیف شوگر، گردوں کی تکلیف اور نمونیہ تھا - اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفاء عطا فرمائے۔

مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی 20 دن سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں - اور سخت بیمار ہیں جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنی جناب سے ان کو کامل صحت عطا فرمائے - آمین

میٹرک کرنے والے طلبہ متوجہ ہوں

وہ احمدی طلباء و طالبات جو امسال میٹرک کرنے کے بعد انٹرمیڈیٹ کیلئے کالج میں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی معلومات کیلئے تحریر ہے کہ انٹرمیڈیٹ کے بعد خاص طور پر کمپیوٹر سائنس پروگرام میں داخلہ کیلئے اکثر ادارہ جات پری انجینئرنگ گروپ (میتھ - فزکس - کیمسٹری) پاس کرنے والے طلبہ کو ہی لیتے ہیں - اس لئے وہ تمام طلبہ جو ان تمام ادارہ جات میں F.Sc کے بعد داخلہ لینا چاہتے ہیں جہاں پر انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس پروگرام ہوں ان کیلئے بہترین مشورہ یہی ہے کہ وہ انٹرمیڈیٹ میں پری انجینئرنگ گروپ رکھیں اور میتھ میں خاص طور پر مہارت حاصل کریں تاکہ بعد میں پیشہ ور ادارہ جات میں داخلہ کے وقت داخلہ ٹیسٹ میں خاص طور پر میتھ میں اچھا سکور کیا جاسکے۔ (نظارت تعلیم)

Email:ntaleem@fsd.paknet.com.pk

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک جواد احمد صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر کو مورخہ 14 مئی 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فواد احمد عطا فرمایا ہے - نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے - مکرم ملک منور احمد صاحب صدر حلقہ جماعت احمدیہ اسلام آباد گوجرانوالہ کا پہلا پوتا اور مکرم ملک داؤد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بلیک برن یو کے کا نواسہ ہے - اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولود کو باعمر - نیک بخت اور خادم دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب)

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ ساکنہ 7/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ولد مکرم فقیر محمد بھٹی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں - قطعہ نمبر 7/42 فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 1/2 ہے - ان کا یہ حصہ میرے دونوں بیٹوں مظفر احمد بھٹی اور ناصر احمد بھٹی کے نام منتقل کر دیا جائے - دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے - جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
مردوں کے لئے مخصوص دوائیں
سفوف بنولہ: رقت وسرعت دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
سفوف مقوی: بے اولاد اور کمزور مردوں کیلئے رحمت خداوندی ہے
سفوف تالمکھانہ: ہر دانہ بیماریوں کے لئے مفید دوا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 10 جون 2002ء

12-10 a.m لقاء مع العرب
1-15 a.m عربی سروس
2-15 a.m حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
2-45 a.m مجلس سوال و جواب
3-50 a.m مشاعرہ
4-30 a.m ملاقات
5-30 a.m تحریک احمدیت
6-05 a.m تلاوت - درس ملفوظات - خبریں
7-00 a.m چلڈرنز کارنر
7-20 a.m حکایات شیریں
7-30 a.m مجلس سوال و جواب (انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ)
8-30 a.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پہلا خطاب
9-15 a.m اردو کلاس
10-30 a.m چائنیز سیکھیے
11-00 a.m فرنچ احباب سے ملاقات
12-05 p.m تلاوت - خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب
1-35 p.m چائنیز پروگرام
2-00 p.m اردو تقریر (سید حسین احمد صاحب)
2-35 p.m مجلس سوال و جواب
3-40 p.m کوئز - خطبات امام
4-20 p.m انڈونیشین سروس
5-15 p.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پہلا خطاب
6-05 p.m تلاوت - درس ملفوظات - خبریں
7-00 p.m اردو کلاس نمبر 414
8-15 p.m بنگالی پروگرام
9-20 p.m فرنچ ملاقات
10-20 p.m فرنچ سروس
11-20 p.m جرمن سروس

منگل 11 جون 2002ء

12-20 a.m لقاء مع العرب
1-25 a.m عربی سروس
2-15 a.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پہلا خطاب
3-00 a.m مجلس سوال و جواب
4-00 a.m روحانی خزائن
4-45 a.m فرنچ ملاقات
6-05 a.m تلاوت - درس حدیث - خبریں
7-00 a.m چلڈرنز کارنر (واقفین نو پروگرام)
7-35 a.m حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پہلا خطاب
8-30 a.m طب وصحت کی باتیں
9-10 a.m دستاویزی پروگرام
10-10 a.m لجنہ میگزین
11-00 a.m بنگالی ملاقات (4-6-2002)
12-05 p.m تلاوت - خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب
1-30 p.m ایم ٹی اے سپورٹس
2-10 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-45 p.m درس القرآن کلاس
4-20 p.m انڈونیشین سروس
5-30 p.m طب وصحت کی باتیں
6-05 p.m تلاوت - درس حدیث - خبریں
6-55 p.m مجلس سوال و جواب (انگریزی)
8-05 p.m بنگالی پروگرام
9-10 p.m جرمن خواتین سے ملاقات
10-10 p.m فرنچ سروس
11-10 p.m جرمن سروس

بدھ 12 جون 2002ء

12-15 a.m لقاء مع العرب
1-15 a.m عربی سروس
2-10 a.m چلڈرنز کارنر واقفین نو پروگرام
2-45 a.m تقریر جلسہ سالانہ ربوہ 1982ء
3-40 a.m سواحیلی پروگرام
4-40 a.m خطبہ جمعہ 6-2-98
6-05 a.m تلاوت - تاریخ احمدیت - خبریں
7-00 a.m چلڈرنز کارنر (پروگرام گلدستہ)
7-30 a.m دستاویزی پروگرام
8-05 a.m تقریر - سید حسین احمد صاحب
8-40 a.m ہماری کائنات
9-15 a.m اردو کلاس
10-30 a.m نمائش خدام الاحمدیہ پاکستان
11-00 a.m اطفال سے حضور کی ملاقات
12-05 p.m تلاوت - خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب
1-30 p.m سواحیلی سروس (خطبہ جمعہ)
2-50 p.m تقریر
3-25 p.m دستاویزی پروگرام
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-30 p.m نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
6-05 p.m تلاوت - تاریخ احمدیت - خبریں
6-50 p.m اردو کلاس
8-00 p.m بنگالی پروگرام
9-05 p.m اطفال کی حضور سے ملاقات
10-10 p.m فرنچ ملاقات
11-15 p.m جرمن سروس

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ	7-جون	زوال آفتاب :	1-07
☆ جمعہ	7-جون	غروب آفتاب :	8-14
☆ ہفتہ	8-جون	طلوع فجر :	4-20
☆ ہفتہ	8-جون	طلوع آفتاب :	6-00

کنٹرول لائن پر مشترکہ گشت کی بھارتی وزیراعظم کی تجویز

وزیراعظم کی تجویز بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کو کنٹرول لائن پر مشترکہ گشت کی پیشکش کی ہے۔ ابتدائی طور پر اس تجویز کو پاکستان نے غیر حقیقت پسندانہ اور پرانی کہہ کر مسترد کر دیا ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ کشیدہ تعلقات کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکتا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ اقوام متحدہ کے مبصرین پہلے ہی کنٹرول لائن پر گشت کر رہے ہیں۔ تاہم ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان کنٹرول لائن کی آزادانہ مانیٹرنگ چاہتا ہے تاہم اگر بھارت سنجیدہ ہے تو مشترکہ گشت سمیت تمام تجاویز کو باقاعدہ سرکاری طور پر ہمیں پیش کرے اور جب بھارت مذاکرات پر آمادہ ہو تو ان تجاویز اور جوابی تجاویز پر بات ہوسکتی ہے۔

برطانیہ نے اپنے شہریوں کو پاک و ہند چھوڑنے کا حکم دے دیا

کا حکم دے دیا پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر برطانیہ نے بھی اپنے شہریوں کو فوری طور پر پاکستان اور بھارت سے چلے جانے کا حکم جاری کیا ہے جبکہ قبل ازیں ہدایت جاری کی گئی تھی۔

پاکستان بھارت اپنے مسائل خود حل کریں

رمز فیلڈ امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمز فیلڈ نے واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاک بھارت دونوں ذمہ دار ملک ہیں ان کو اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں۔

وزیر خارجہ عبدالستار کا مزید کام کرنے سے معذوری کا اظہار

معذوری کا اظہار صحت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وزیر خارجہ عبدالستار نے مزید کام کرنے سے معذرت کا اظہار صدر مملکت کو کر دیا ہے۔ گزشتہ ماہ عبدالستار نے سرجری کروائی تھی۔ ذرائع کے مطابق صدر مملکت نے وزیر خارجہ کیلئے غور شروع کر دیا ہے۔

11 مجاہدین مارنے کا بھارتی دعویٰ

بھارتی دعویٰ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارتی فوج اور کشمیری جنگجوؤں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں 11 حریت پسند مارے گئے ہیں۔ ان میں سے 6 کا تعلق لشکر طیبہ سے ہے لشکر طیبہ کا ڈپٹی کمانڈر ابوحمزہ بھی مارے جانے والوں میں شامل ہے۔

مشترکہ گشت حالات نارمل کرنے کا پہلا قدم ہوسکتا ہے

قدم ہوسکتا ہے برطانوی وزیر دفاع جیف ھون نے بھارت کی طرف سے کنٹرول لائن پر مشترکہ گشت کی پیشکش کو دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے کا پہلا قدم قرار دیا ہے۔

پاکستان میں 5 ماہ میں 900 خودکشیاں

ملک بھر میں گزشتہ پانچ ماہ کے دوران تقریباً نو سو افراد نے خودکشی کی۔ ان افراد میں 556 مرد، 234 خواتین، 69 بچے جبکہ 30 بچیاں شامل ہیں۔ سندھ سرفہرست رہا جس میں 472 افراد نے خودکشی کی۔ خودکشیوں کی وجہ بیروزگاری، مہنگائی، پولیس زیادتیاں وغیرہ شامل ہیں۔

(نوائے وقت 6-6-2002)

جہاد کرتے رہیں گے سید صلاح الدین

مقبوضہ کشمیر کی بڑی جہادی تنظیم حزب المجاہدین کے کمانڈر سید صلاح الدین نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ہم جہاد کرتے رہیں گے اور کوئی حکومت ہمیں کنٹرول لائن پار کرنے سے نہیں روک سکتی۔ پاکستان کی معذرت خواہانہ پالیسی کشمیری عوام کیلئے تکلیف دہ ہے۔ موجودہ صورتحال میں سیز فائر نہیں ہوسکتا البتہ بھارت ہماری شرطیں مان لے اور عالمی برادری اس کی ضمانت دے تو غور ہوسکتا ہے۔ پاکستان کو چاہئے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے فریق کی حیثیت سے کشمیریوں کی براہ راست فوجی امداد کرے۔

(نوائے وقت 6-6-2002)

امریکی حملے کا منہ توڑ جواب

امریکی حملے کا منہ توڑ جواب ایران کے سپریم لیڈر آیت خامنہ ای نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے حملہ کی کوشش کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

اسرائیل میں فدائی حملہ میں فوجی بس اڑا دی

فلسطینی فدائین نے امریکی سی آئی اے کے سربراہ کے دورہ اسرائیل کے دوران حیفہ کے قریب اسرائیل کی فوجی بس دھماکہ سے اڑا دی جس کے نتیجہ میں 18 ہلاک اور 50 زخمی ہوگئے۔ فوجیوں سے بھری ہوئی بس جنین کے علاقے میں جا رہی تھی۔ اسرائیل نے اس حملہ کی ذمہ داری یاسر عرفات پر ڈال دی ہے۔

خبریں ورلڈکپ فٹبال 2002ء

☆ بدھ کو ہونے والے میچز میں امریکہ نے 52 سال بعد تاریخی فتح حاصل کی جب انہوں نے پرتگال کو 2-3 سے ہرا کر حیران کر دیا۔ ☆ روس نے تیونس کو دو صفر سے شکست دے کر فتح حاصل کی۔ ☆ آئرلینڈ اور جرمنی کا میچ ایک ایک گول سے برابر رہا۔ ☆ برازیل کے سٹار کھلاڑی ریوالڈو کو ترکی کے خلاف میچ میں زخمی ہونے کا ڈرامہ بنانے کی وجہ سے دس ہزار سوس فرانک جرمانہ کیا گیا ہے۔ فاؤل کھیلنے پر اس ورلڈکپ کے پہلے کھلاڑی ہیں جس کو جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال، دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ پر انتہائی مناسب محل وقوع تین بیڈ روم، دو اٹیچ باتھ روم، مع ڈریسنگ، ڈرائنگ ڈائننگ روم، کچن، برآمدہ اور سامنے کشادہ لان مین روڈ پر جملہ سہولتوں کے ساتھ۔ فوری فروخت

رابطہ ربوہ فون نمبر : 04524-211911

هوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ : **ناصر دواخانہ** گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا، اصفہان، شجرکا، وبجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر :۔ غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

SALAM STUDIO OF ART
WORKSHOP OF Drawing Painting Design Classes (For Ladies)
Artist: Abdul Salam Rizwan (4 Year Degree from NCA)
H.No.17/43 Darul Uloom Wasti Rabwah (Tel:211939 Mobile:0320-4840341)

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر
خدمت کے 30 سال
مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
سیلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس

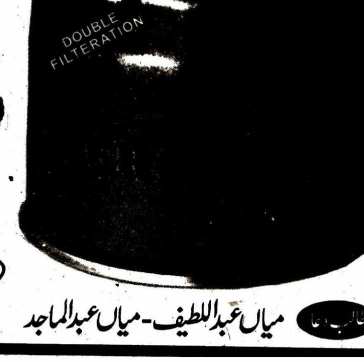

میاں بھائی
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6 Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk
طالب دعا میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔